45:اس دن دوپہر بارہ بجے سے تین تک ملک بھر میں اندھیرا چھا گیا تھا۔

46: تقریباً تین بجے کے وقت میں یسوع نے زور دار آواز میں چیختے ہوئے کہا تھا کہ "**ایلی ایلی لما شبقتنی**" یعنی اے میرے خدا، اے میرے خدا مجھے اکیلا کیوں چھوڑ دیا؟

47:وہاں پر کھڑے چند لوگوں نے اسکو سن کر کہا یہ "**ایلیاہ کو پکارتا ہے**"۔

48:ان میں سے ایک دوڑے ہوئے گیا اور اسپنج لایا اور اس میں سرکہ ڈبو کر بھر دیا اور اس کو ایک چھڑی سے باندھ دیا اور اسی چھڑی سے اس اسپنج کو یسوع کو دیا تاکہ وہ اسے پی لے۔

49: لیکن دوسرے لوگوں نے کہا: "**اس کے بارے میں فکر مند نہ ہو کیوں کہ ہم دیکھیں گے کہ کیا اس کی حفاظت کیلئے ایلیاہ آئے گا**"؟

50:تب یسوع نے پھر زور دار آواز میں چیخ کر جان دیدی۔

51: پھر ہیکل کا پردہ اوپری حصہ سے نیچے کی جانب پھٹ کر دو حصوں میں بٹ گیا۔ اور زمین دہل گئی اور پتھر کی چٹانیں ٹوٹ گئیں۔

52: قبریں کھل گئیں مرے ہوئے کئے خدا کے لوگ قبروں سے زندہ ہو کر اُٹھے۔

53: وہ لوگ قبروں سے باہر آئے یسوع پھر دوبارہ جی اُٹھا اور وہ لوگ مقدس شہر کو چلے گئے اور کئی لوگوں نے انہیں اپنی آنکھوں سے دیکھا۔

(انجیل، متّی: 45 تا 53)

(نوٹ: یہ مکمل ترجمہ انجیل، متّی سے لیا گیا ہے اس میں ہماری طرف سے کسی قسم کی ذاتی رائے یا ترجمہ میں تبدیلی نہیں کی گئی۔)

ہم سے بیان کیا ابو العباس محمد بن ابراہیم بن اسحاق طالقانی نے انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا عبد العزیز بن یحییٰ جلودی نے بصرہ میں، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا مغیرہ بن محمد نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا رجاء بن سلمہ نے، انہوں نے عمرو بن شمر سے، انہوں نے جابر جعفی سے انہوں **ابو جعفر محمد بن علی الباقر علیہ السلام سے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: امیر المومنین علی ابنِ ابی طالب علیہ السلام نے نہروان (کی جنگ) سے فارغ ہونے کے بعد کوفے میں خطبہ ارشاد فرمایا جب کہ آپؑ تک خبر پہنچی تھی کہ معاویہ آپؑ کو گالی دیتا ہے (اور دلواتا ہے) اور آپؑ پر لعنت کرتا ہے (اور لوگوں کو لعنت کرنے کا حکم دیتا ہے) اور آپؑ کے اصحاب کو قتل کرتا ہے۔ پس امیر المومنین علیہ السلام خطبہ دینے کیلئے کھڑے ہوئے، اللہ کی حمد بجالائے، اللہ کی ثناء و تعریف بیان کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجا اور ان**

نعمتوں کا تذکرہ کیا کہ جو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیؐ پر اور انؑ پر نازل فرمائی ہیں۔ پھر امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: اللہ کی کتاب میں وہ آیت نہ ہوتی جس کا میں ذکر کر رہا ہوں تو میں اس مقام پر کبھی (وہ مقام و منزلت جو مجھے حاصل ہے) اس کا تذکرہ نہ کرتا۔ (مگر) اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے: "وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ﴿۱۱﴾ ترجمہ: اور تمہارے پروردگار کی نعمتیں تو تم (ان) کا تذکرہ کرو" ۔اے پروردگار تیرے لیے حمد ہے تیری ان نعمتوں پر کہ جن کا شمار نہیں کیا جاسکتا اور تیرے اس فضل پر کہ جس کو فراموش نہیں کیا جاسکتا۔ اے لوگوں! بے شک مجھ تک وہ چیز آچکی ہے جو مجھ تک پہنچنے والی تھی اور یقیناً میں دیکھ رہا ہوں کہ میری اجل و موت نزدیک ہے اور جیسا کہ میں تمہارے ساتھ ہوں اور تم میرے امر سے جاہل ہو، اور بے شک میں تم میں وہی چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں کہ جنہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تم میں چھوڑا تھا اللہ کی کتاب اور میری عترت وہ خاتم الانبیاءؐ پاکیزہ لوگوں کے سردار نبی المصطفیٰ کی نجات کی جانب ہدایت کرنے والی عترت ہے۔ لوگو! شاید تم میرے بعد میری طرح کی باتیں کہنے والے کو نہ سن پاؤ، میں رسولؐ اللہ کا بھائی ہوں، ان کا چچا کا بیٹا، ان کی سزا دینے والی تلوار، ان کی نصرت کا ستون، ان کی شجاعت اور ان کی قوت ہوں، میں (جہنمیوں کیلئے) جہنم کا دائرہ کھینچنے والا ہوں، (ظالموں کو واصل جہنم کرنے کے) جہنم کی خوراک اور پانی کا بندوبست کرنے والا ہوں، میں (لوگوں کے) بیٹوں اور بیٹیوں کو اذیتوں و تکلیفوں سے نجات دلانے والا ہوں، میں روحوں کا قبض کرنے والا ہوں اور " اللہ کا عذاب ایسا ہے کہ جس کو خدا

گناہ گار قوم سے نہیں ٹالے گا"۔ میں باطل پرستوں سے مجادلہ کرنے والا ہوں، میں (ظالم) شہ سواروں کا قاتل، رحمٰن کا انکار کرنے والوں کو ہلاک کرنے والا، لوگوں میں سے سے بہتر ہستی (پیغمبر اسلامؐ) کا داماد ہوں، میں سید الاوصیاء اور خیر الانبیاء کا وصی ہوں، میں باب مدینۃ العلم اور رسولؐ اللہ کے علم کا خازن اور وارث ہوں، میں بتولؑ، سیدۃ النساء العالمین، فاطمہؑ، تقیہؑ، نقیہؑ، زکیہؑ، مبرہؑ، مہدیہؑ، کا شوہر ہوں، کہ (وہ زہراؑ کہ جو) اللہ کے حبیبؐ کی حبیبہؑ ہیں۔ ان کی اولادوں میں سے سے بہتر، رسولؐ اللہ کا خوشبودار پھول ہیں، رسولؐ اللہ کے نواسے سب نواسوں سے بہترین اور میرے دونوں فرزند تمام فرزندوں سے بہترین ہیں۔ کیا تم میں کوئی ہے جو اس کا انکار کرتا ہے؟ **کہاں ہیں وہ مسلمان جو (پہلے) اہلِ کتاب تھے! میرا نام انجیل میں "ایلیا" ہے، توریت میں "بریِ" ہے، زبور میں "اری" ہے اہل ہند کے نزدیک "کبکر" ہے، اہل روم کے نزدیک "بطریسا" ہے، پارسیوں کے نزدیک "جبتر" ہے، ترکیوں کے نزدیک "بیثر" ہے، اہل زنج کے نزدیک "بثریک" ہے، میری ماں کے نزدیک "حیدرہ"، میری دادی کے نزدیک "میمون" ہے، عربوں میں کے نزدیک "علی" ارمن (ارمنیاوالو) کے نزدیک "فریق" میرے والد کے نزدیک "ظہیر" ہے۔ جان لو کہ میں قرآن میں چند اسماء کے ساتھ مخصوص ہوں ڈرو کہ کہ تم ان پر غالب نہ آجاؤ کہ پھر اپنے دین میں گمراہ ہو جاؤ۔ اللہ عزوجل نے فرمایا "بے شک اللہ سچوں کے ساتھ ہے"**

آگاہ ہو جاؤ کہ میں تم لوگوں کی آزمائش کا ذریعہ ہوں کہ مجھ سے بغض کے ذریعے منافقوں کو پہچانا جاتا ہے اور میری محبت کے ذریعے اللہ نے مومنین کا امتحان لیا ہے، یہ نبیؐ امی کا عہد و پیمان تھا یہاں تک کہ (فرمایا اے علیؑ) تم سے محبت نہیں رکھے گا مگر مومن اور تم سے بغض نہیں رکھے گا مگر منافق، اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دنیا اور آخرت میں عَلَم بردار ہوں، رسولؐ اللہ میری پیاس بجھائیں گے اور میں اپنے شیعوں کی پیاس بجھاؤں گا، قسم بخدا! میرے محبت کرنے والوں کیلئے کوئی پیاس نہیں اور میرے دستوں کیلئے کوئی خوف نہیں اور میں مومنین کا ولی و سرپرست ہوں اور اللہ میرا ولی ہے، میرے دوستوں کیلئے اتنا کافی ہے کہ وہ ان چیزوں سے محبت کریں جن کو اللہ محبوب جانتا ہے (احکام خدا کی بجا آواری کریں) اور مجھ سے بغض و دشمنی رکھنے والوں کیلئے اتنا کافی ہے کہ وہ ان چیزوں سے بغض و دشمنی کریں کہ جن کو اللہ محبوب جانتا ہے (احکام خدا کی نافرمانی کریں)۔

آگاہ ہو جاؤ! یقیناً مجھ تک خبر پہنچی ہے ک معاویہ مجھ کو گالی دیتا ہے (اور دلواتا) ہے اور مجھ پر لعنت کرتا (اور کرواتا) ہے، پروردگار! تو اپنی سخت پکڑ کو اس پر شدید کر اور لعنت کو مستحقِ لعنت پر نازل فرما، آمین۔ (اے) دونوں جہانوں کے پالنے والے، اسماعیلؑ کے پالنے والے، ابراہیمؑ کو مبعوث کرنے والے، بے شک تو حمید اور مجید ہے۔

پھر امیر المومنین علیہ السلام منبر سے نیچے تشریف لائے اور پھر منبر پر نہ آئے یہاں تک کہ ابنِ ملجم (اللہ اس پر لعنت کرے) نے امیر المومنین علیہ السلام کو شہید کر دیا۔

(معانی الاخبار، جلد 1، صفحہ 97)